



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز نبوی نامی کتاب میں غائبانہ نماز جنازہ کے عنوان کے تحت لکھا ہے: غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے پر نجاشی کے قصہ سے دلیل لی جاتی ہے۔ یہ قصہ صحیح بخاری (1328، 1327، 1320، 1318، 1245) اور صحیح مسلم (951) میں موجود ہے مگر اس سے غائبانہ نماز جنازہ پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے۔ (ص: 296) کیا یہ درست ہے کہ قصہ نجاشی سے غائبانہ نماز جنازہ پر استدلال کرنا صحیح نہیں؟ کیا کسی امام، محدث، فقیہ اور کسی معروف عالم دین یا مفتی نے اس قصے سے غائبانہ نماز جنازہ پر استدلال کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصمہ نجاشی کی (رجب 9ھ میں) غائبانہ نماز جنازہ ادا کی تھی، جس سے غائبانہ نماز جنازہ کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ یہ استدلال بالکل درست ہے۔ اس کے خلاف کوئی بھی دلیل موجود نہیں۔

قدیم و جدید بے شمار علمائے امت نے قصہ نجاشی سے غائبانہ نماز جنازہ پر استدلال کیا ہے۔ چند ایک کے استدلالات کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے:

:- امام شافعی رحمہ اللہ (م 204) کے نزدیک غائبانہ نماز جنازہ قصہ نجاشی کی وجہ سے جائز ہے، لکھتے ہیں 1

(ولایا ان یصلی علی المیت بالنیۃ فقہ فعل ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالنجاشی صلی علیہ بالنیۃ وقال بعض لا یصلی علیہ بالنیۃ وبذا خلافت سنیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) (کتاب الام 1/240)

اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ کسی میت پر (اسے حاضر فی الذہن کر کے) صرف نیت ہی سے نماز جنازہ ادا کی جائے کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے جنازہ پر اسی طرح کیا تھا۔ آپ نے نیت سے ہی اس پر نماز جنازہ پڑھی تھی اور بعض نے کہا ہے کہ نیت سے میت پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے (یعنی نماز جنازہ غائبانہ نہ پڑھی جائے)۔ یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔

:- امام ابن حزم رحمہ اللہ (م 456ھ) الحلی (5/169) میں لکھتے ہیں 2

"و یصلی علی المیت الثائب بامام وجماعۃ قد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی النجاشی ومات بارض البجشدی و صلی معہ اصحابہ علیہ صفوفا وبذا اجماع منہم"

"غائب میت پر باجماعت نماز جنازہ پڑھی جائے اور آپ کے صحابہ نے بھی آپ کی اقتداء میں نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی۔ یہ اجماع صحابہ ہے۔"

:- امام بیہقی رحمہ اللہ (م 458ھ) کی حدیث نجاشی پر تبویب سے بھی قصہ نجاشی سے غائبانہ نماز جنازہ پر استدلال ثابت ہوتا ہے۔ باب کے الفاظ یہ ہیں 3

(باب الصلوۃ علی المیت الغائب بالنیۃ) (السنن الکبریٰ 4/49)

"غائب میت پر نیت سے ہی نماز جنازہ پڑھنے کا بیان۔"

:- شارح صحیح مسلم امام نووی رحمہ اللہ (م 676ھ) قصہ نجاشی سے غائبانہ نماز جنازہ پر استدلال سے موافقت کرتے ہوئے لکھتے ہیں 4

(وفیہ دلیل للشافعی وموافقی فی الصلوۃ علی المیت الغائب) (شرح صحیح مسلم 1/309، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

"نجاشی کی غائبانہ نماز جنازہ سے متعلق حدیث میں امام شافعی اور ان سے موافقت کرنے والوں کے لیے غائبانہ نماز جنازہ کی دلیل پائی جاتی ہے۔"

:- امام ابن دین العید رحمہ اللہ (م 702ھ) نے بھی قصہ نجاشی سے غائبانہ نماز جنازہ پر استدلال کیا ہے، لکھتے ہیں 5

(وفی الحدیث دلیل علی جواز الصلوۃ علی الغائب) (احکام الاحکام شرح عمدة الاحکام 3/230)

"اس حدیث میں غائب میت پر نماز جنازہ پڑھنے کی دلیل ہے۔"

:- حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (م 852ھ) نے حدیث نجاشی سے غائبانہ نماز جنازہ پر استدلال کو درست قرار دیا ہے، لکھتے ہیں 6

(واستدل به علي مشر وعية الصلوة على الميت الغائب عن البلد و به قال الشافعي واحمد و جمهور السلف حتى قال ابن حزم لم يات عن احد من الصحابة منعه) (فتح الباري 431/3)

حدیث نجاشی سے ملک میں غیر موجود میت پر نماز جنازہ پڑھنے کے جواز پر استدلال کیا گیا ہے۔ امام شافعی، امام احمد اور جمهور سلف اسی کے قائل ہیں۔ ابن حزم نے تو یہاں تک کہا ہے کہ کسی ایک صحابی سے بھی غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے سے منع کرنا مروی نہیں ہے۔

:۔ علامہ عینی رحمہ اللہ (م 755ھ) نجاشی سے متعلق حدیث میں لکھتے ہیں 7

(فیہ حجة لمن جاز الصلوة على الغائب ومنهم شافعي واحمد) (عمدة القاری 21/8)

”اس حدیث میں غائبانہ نماز جنازہ کو جائز قرار دینے والوں کی دلیل ہے۔ ان (مجازین) میں شافعی اور احمد (بن حنبل) بھی شامل ہیں۔“

:۔ بلوغ المرام کے شارح علامہ محمد بن اسماعیل امیریمانی رحمہ اللہ (م 1182ھ) حدیث نجاشی سے استدلال کے بارے میں لکھتے ہیں 8

(فیہ دلالة على شرعية صلوة الجنائز على الغائب) (سبل السلام 101/2)

”یہ حدیث غائبانہ نماز جنازہ کی دلیل ہے۔“

:۔ شوکانی رحمہ اللہ (م 1250ھ) قصہ نجاشی سے غائبانہ نماز جنازہ پر استدلال کے بارے میں رقمطراز ہیں 9

(وقد استدلل بهذا القصة القائلون بمشروعية الصلوة على الغائب عن البلد) (نیل الاوطار 53/4)

”ملک سے غائب میت کی نماز جنازہ کے قائلین نے اس کے جواز پر نجاشی کے واقعہ سے استدلال کیا ہے۔“

:۔ علامہ محمود سبکی رحمہ اللہ (م 1352ھ) فرماتے ہیں 10

(وئی الحدیث دلالة على جواز الصلوة على الميت الغائب) (السئل العذب المورود شرح الواوود 49/9)

”اس حدیث میں غائب میت پر نماز جنازہ کے جواز کی دلیل ہے۔“

:۔ مسند احمد کی شرح میں شیخ احمد عبدالرحمن الساعاتی لکھتے ہیں 11

(وقصارى القول ان القائلين بمشروعية صلوة الجنائز على الغائب حجتهم اقوى لانها تنشئ مع الدليل بدون تكلف ولا تاويل) (بلوغ الاماني 223/7)

”خلاصہ کلام یہ ہے کہ نماز جنازہ غائبانہ کے جواز کے قائلین کی حجت زیادہ قوی ہے کیونکہ یہ بغیر کسی تکلف اور بغیر کسی تاویل کے دلیل ہے۔“

:۔ موطا امام مالک کی شرح المصنفی (199/1) میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حدیث نجاشی کی روشنی میں رقمطراز ہیں 12

"يتقدم الامام ويصفت الناس خلفه ويخبرون الرعية تكبيرات ولو على القبر او الغائب"

”نماز جنازہ میں امام آگے کھڑا ہو۔ دیگر لوگ اس کے پیچھے صفیں بنائیں اور چار تکبیریں کہیں اگرچہ یہ (نماز جنازہ) قبر پر ہو غائب پر۔“

:۔ ڈاکٹر ظلیل براس رحمہ اللہ لکھتے ہیں 13

(وفداحج بهذا الحديث من ذهب الى جواز الصلوة على الغائب وهو جواز قوي وهو الصحيح) (عاشية الخصال الكبرى للسيوطي 372/2)

”اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو غائب میت پر نماز جنازہ کے قائل ہیں اور یہ حجت قوی ہے اور یہی صحیح موقف ہے۔“

:۔ شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں 14

(نماز جنازہ غائب پر پڑھنا درست ہے۔ اور دلیل میں انہوں نے حدیث نجاشی کو پیش کیا ہے۔) (دیکھیے فتاویٰ نذیریہ 398/1)

:۔ مولانا خٹا، اللہ امرتسری رحمہ اللہ سے غائبانہ نماز جنازہ کا ثبوت طلب کیا گیا تو انہوں نے جواب میں لکھا 15

(جنازہ غائب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ کا پڑھا اور اس کے بعد کسی روایت میں منع نہیں آیا لہذا یہ فعل سنت ہے۔) (فتاویٰ خٹانیہ 41/1)

:۔ حدیث نجاشی سے استدلال کرتے ہوئے علامہ وحید الزمان لکھتے ہیں 16

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ میت غائب پر درست ہے۔

(شرح مؤطا امام مالک، ص: 191، اسلامی اکادمی، اردو بازار، لاہور)

(- نجاشی سے متعلق احادیث کی تشریح میں شارح صحیح بخاری مولانا محمد داؤد رازرحمہ اللہ لکھتے ہیں: ان سب حدیثوں سے میت غائب پر نماز جنازہ پڑھنا ثابت ہوا۔ (بخاری 370/2، مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار، لاہور 17)

: - مولانا محمود احمد میر بلواری رحمہ اللہ لکھتے ہیں 18

(بہر حال اس حدیث سے غائبانہ نماز کا ثبوت ملتا ہے، اس کی وجہ یا علت کا کوئی ذکر نہیں آیا۔ (فتاویٰ صراط مستقیم، ص: 256، مکتبہ قدوسیہ، لاہور)

: - مولانا صفی الرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں 19

اس سے معلوم ہوا کہ میت کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔

(نماز نبوی، ص: 296 (حاشیہ)، دارالسلام)

: - مولانا محمد عاصم الحداد رحمہ اللہ لکھتے ہیں 20

: کسی میت کی غائبانہ نماز پڑھنا صحیح ہے۔ دلیل میں انہوں نے حدیث نجاشی کو پیش کیا ہے۔ پھر لکھتے ہیں

(نماز غائبانہ اسی طرح پڑھی جائے گی جس طرح مسلمانوں کے ہوتے جنازہ کی نماز پڑھی جاتی ہے۔ (فقہ السنۃ 1/450-451، ادارہ معارف اسلامی منصورہ، لاہور)

: - مدرس مسجد النبی الشریف فضیلۃ الشیخ ابو بحر جازری لکھتے ہیں 21

اسی طرح غائبانہ نماز جنازہ بھی پڑھنا جائز ہے۔ چاہے درمیان میں طویل مسافت ہو، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھا تھا اور وہ حبشہ میں تھے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدینہ میں تھے۔

(منہاج المسلم، ص: 406، مترجم: شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق الاثری)

غائب میت کم فاصلے پر ہو یا زیادہ دور ہو۔ جہت قبلہ میں یا بالعکس، اس سے غائبانہ نماز جنازہ کے جواز پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میت جس طرف بھی ہو نماز جنازہ پڑھنے والوں کے لیے قبلہ رخ ہونا ضروری ہے۔

: - شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان نور بلواری رحمہ اللہ لکھتے ہیں 22

غائبانہ نماز جنازہ درست ہے خواہ شہید کی ہو خواہ غیر شہید کی۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور شہداء اُحد کی آٹھ سال بعد نماز جنازہ پڑھی جو دونوں ہی غائبانہ ہیں۔ (انکام و مسائل 1/260، (المکتبۃ الکریمیہ، لاہور)

: مولانا سے ایک مطالبہ یہ ہوا کہ نجاشی کی غائبانہ نماز جنازہ کے علاوہ اور مسلمانوں (صحابہ) کی غائبانہ نماز جنازہ کے حوالہ جات تحریر کریں تو آپ نے جواب میں لکھا

نجاشی کے غائبانہ جنازہ والی حدیث کے علاوہ غائبانہ جنازہ کی احادیث پیش کرنے کی ضرورت تب ہے جب نجاشی کے غائبانہ نماز جنازہ والی حدیث ثابت نہ ہو یا اس سے غائبانہ نماز جنازہ ثابت نہ ہوتی ہو۔ توجہ نجاشی کے (غائبانہ نماز جنازہ والی حدیث ثابت ہے۔ بخاری و مسلم میں بھی موجود ہے اور اس سے غائبانہ نماز جنازہ ثابت ہو رہی ہے تو عمل کے لیے تو اتنا ہی کافی ہے۔ اس کے علاوہ احادیث پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ (ایضاً

- غائبانہ نماز جنازہ کی شرعی حیثیت کے بارے میں حافظ عبدالستار حماد حفظہ اللہ لکھتے ہیں: ہمارا رجحان جواز کی طرف ہے۔ دلیل میں قصہ نجاشی والی احادیث پیش کرتے ہیں۔ (فتاویٰ اصحاب الحدیث 1/164-23، (165، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار، لاہور)

: - مسئلہ 435 کے تحت مولانا محمد اقبال کیلانی حفظہ اللہ لکھتے ہیں 24

(غائبانہ نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے۔ مولانا کیلانی دلیل میں نجاشی سے متعلق مستقیم علیہ حدیث پیش کرتے ہیں۔ (کتاب الصلوٰۃ، ص: 161، سعودی عرب

المختصر، بے شمار ائمہ دین اور علمائے امت حدیث نجاشی سے غائبانہ نماز جنازہ پر استدلال کرتے ہیں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

[فتاویٰ افکار اسلامی](#)

نماز جنازہ کے مسائل، صفحہ: 411

محدث فتویٰ

